غرض و غایت وہی نظر آتی ہے جو مچھر اور مکھی کی مثالوں کی ہے۔ حرفِ آغاز میں کتاب میں دی گئی معلومات کے بارے میں وضاحت ہے کہ ''ٹڈیوں، گھن اور جوؤوں کو اللہ نے ایسی تمثیلات کے طور پر پیش کیا ہے جو منکرین پر عذابِ الٰہی بن کر ٹوٹ پڑ سکتے ہیں۔ ان حشرات کے بارے میں وہی سائنسی معلومات یک جا کی گئی ہیں جو انھیں عذابی شکل دینے میں معاون و مددگار ثابت ہوتی ہیں''۔ اس پہلو سے مصنف کی کوشش بڑی کامیاب ہے۔

مصنف منکرین قرآن کے اس لغو اور جاہلانہ اعتراض کو کہ ''ایسی تمثیلوں (حقیر حشرات کا بیان) سے اللہ کو کیا سروکار (البقرہ) بڑی خوب صورتی سے احمقانہ ثابت کرنے میں کامیاب ہیں۔ اب تو یہ کیفیت ہے کہ خود منکرین قرآن اس بات پر مجبُور ہوئے ہیں کہ ان حقیر حشرات پر تحقیقات کے لیے بڑے بڑے ادارے قائم کر رہے ہیں، اور ان پر تحقیق میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ لٰہذا یہ حقیر حشرات اب حقیر نہیں رہے کیونکہ ان حشرات نے انسان اور حیوان اور ان کی غذا اور صحت کو نقصان پہنچانے اور تباہ کرنے میں جو کردار ادا کیا ہے وہ قابلِ لحاظ حشرات سے کہیں بڑھ کر ہے۔ مصنف نے بڑے اچھے پیرایے میں قدم قدم پر ہر حشر کی جسمانی بناوٹ، دورِ حیات اور ستم سامانیوں بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی نشان دہی کی ہے۔ حشرات کے نوعی نام انگریزی میں لکھنا مناسب ہے، مثلاً مچھروں کے نام انوفلیس، کیولکس وغیرہ مگر جسم کے حصوں اور دیگر کے بیان میں انگریزی اصطلاحات کے اُردو مترادفات لکھنا زیادہ بہتر ہوتا، مثلاً انٹینا کے بجائے مماس، مینڈبل کے بجائے جبڑا وغیرہ۔ مطالعہ عام کے لیے یہ ایک مفید اور پُر از معلومات کتاب ہے۔ (ش - ح - چ)

میرا افسانہ، ملا واحدی دہلوی۔ ناشر: نشریات، ۴۰-اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۳۲۱-۴۵۸۹۴۱۹۔ صفحات: ۱۴۴۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

ہر آدمی کی زندگی بہت سے مشاہدات و تجربات اور سبق آموز واقعات پر مشتمل ہوتی ہے جن سے دوسرے لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ مُلّا واحدی دہلوی (۱۸۸۸ء-۱۹۷۶ء) اُردو کے معروف ادیب ہیں۔ انھوں نے اپنی زندگی کی سرگذشت میرا افسانہ اسی غرض کے پیش نظر لکھی تھی: اس سوانح عمری میں بعض 'قابلِ ذکر حضرات' کا ذکر ہے، نیز 'تجربے کی باتیں' بھی ہیں ''جنھیں